جانِ جاناں

صلی اللہ علیہ وسلم

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی

ادارۂ مسعودیہ

۵ ۔ ای ۔ ۶/۲، ناظم آباد ۔ کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

جانِ جاناں صلی اللہ علیہ وسلم

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے (گولڈ میڈلسٹ)

پی ایچ ڈی

ادارۂ مسعودیہ ۶/۲، ۵۔ای، ناظم آباد، کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

کتاب ــــــــــ جانِ جاناں صلی اللہ علیہ وسلم

مصنف ــــــــــ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

مصحح ــــــــــ علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

کاتب ــــــــــ محمد الیاس

طابع ــــــــــ ڈاکٹر صفی الدین

ناشر ــــــــــ ادارۂ مسعودیہ ، کراچی

طباعت ــــــــــ ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۸ء

تعداد ــــــــــ گیارہ سو

قیمت ــــــــــ ۷۵ روپے

ملنے کے پتے

۱۔ ادارۂ مسعودیہ ، ۶/۶ ، ۵۔ ای ، ناظم آباد ، کراچی

۲۔ مختار پبلی کیشنز ، ۲۵ جاپان مینشن ، ریگل ، صدر ، کراچی

۳۔ مکتبہ غوثیہ ، سبزی منڈی ، کراچی

۴۔ مکتبہ رضویہ ، آرام باغ ، کراچی

۵۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز ، گنج بخش روڈ ، لاہور

۶۔ شبیر برادرز ، اردو بازار ، لاہور

۷۔ مکتبۂ ضیائیہ ، بوہڑ بازار ، راولپنڈی

صدیوں سے اب تک جاری ہے۔

جب ہندوستان میں انگریزی کا عمل دخل ہوا تو بعض حضرات نے انگریزی تعلیم کی سخت مخالفت کی اور بعض خاندان برسوں اس تعلیم کی مزاحمت کرتے رہے۔ اصل میں لٹریچر اور زبان اپنے دامن میں خیالات و تصورات کا ایک سرمایہ رکھتے ہیں، پڑھنے والا ان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا ــــــ رفتہ رفتہ اس کے نظریات میں تبدیلی آنے لگتی ہے اور کچھ عرصہ کے بعد وہ بدلنے لگتا ہے اور پھر بدل ہی جاتا ہے ــــــ سر سید احمد خان نے انگریزی تعلیم اور تہذیب و تمدن کی پرزور حمایت کی، اُن کو اندازہ نہ تھا کہ اس سے ملت اسلامیہ میں کتنا بڑا انقلاب آئیگا، وہ سمجھتے رہے کہ اُن کے "قائم کردہ جامعہ سے طلبہ پکے" اور سچے مسلمان بن کر نکلیں گے۔

ــــــ لیکن آخر عمر میں جب انھوں نے اپنی فصل کو تیار ہوتے دیکھا تو سخت مایوس ہوئے اور ایک مکتوب میں یہاں تک لکھا کہ میں تو سمجھ رہا تھا کہ یہ مسلمان رہیں گے، یہ تو زندیق اور ملحد ہو گئے ــــــ تو عرض یہ کر رہا تھا کہ لٹریچر اور زبان اپنے ساتھ نظریات و تصورات لاتے ہیں جو پڑھنے والوں کو متاثر کئے بغیر نہیں رہتے ــــــ چنانچہ انگریزی تعلیم حاصل کرنے والوں میں بالعموم یہ تبدیلی آئی، ــــــ جو نماز پڑھتے تھے، انھوں نے نمازیں چھوڑ دیں، جو روزہ رکھتے تھے انھوں نے روزے چھوڑ دیئے، جو ٹوپیاں اوڑھتے تھے، انھوں نے ٹوپیاں اتار دیں ــــــ جو داڑھیاں رکھتے تھے، انھوں نے داڑھیاں تک منڈوا دیں ــــــ جو بیٹھ کر کھاتے تھے وہ کھڑے ہو کر کھانے لگے ــــــ جو اللہ اور اللہ کے محبوبوں سے محبت کرتے تھے، وہ اغیار سے محبت کرنے لگے ــــــ

بیشک دشمنان اسلام کی یہی کوشش رہی کہ عاشقان رسول کو گستاخیٔ رسول کے "شجر ممنوعہ" کی طرف اس دل ربا انداز سے متوجہ کیا جائے جس دل کش انداز سے شجر ممنوعہ کی طرف ابلیس نے آدم علیہ السلام کو متوجہ کیا تھا اور کہا تھا کہ کیا ایسی چیز نہ بتا دوں جس کو کھا کر تم ہمیشہ ہمیش اسی جنت میں رہو اور ایسی سلطنت نہ دلوا دوں جو قائم و دائم

ہو اور ایسی زندگی جو جاوداں ہو ــــ بات بڑی دل ربا تھی ــــ پھر وہی ہوا جو رب کو منظور تھا ــــ دشمنان اسلام اِس دنیا میں قصۂ ابلیس و آدم کو پھر دہرانا چاہتے ہیں ــــ وہ آدم (علیہ السلام) جس نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی کے طفیل اللہ کی خوشنودی حاصل کی، اس کی اولاد کو گستاخیٔ رسول کا سبق سکھا کر جہنم میں دھکیلنا چاہتے ہیں :۔

اسلامی تاریخ و سیاست کے مطالعہ سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ "عشق رسول" سے ملت اسلامیہ میں جہاں گیری کی قوت پیدا ہوئی اور اتباع رسول سے جہاں بانی و جہاں آرائی کا سلیقہ آیا ــــ جس ملت میں جہاں گیری و جہاں بانی اور جہاں آرائی کا جوہر نہ ہو وہ حکومت نہیں کر سکتی، اس کی قسمت میں غلامی لکھ دی جاتی ہے ــــ

ــــ آزادی میں عشق رسول کی جو کیفیت تھی وہ اپنی جگہ، غلام ہندوستان کے مسلمانوں میں بھی اس قدر ایمانی حرارت تھی کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں ادنیٰ گستاخی برداشت نہ کی جاتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ سرفروشان اسلام میں غازی عبدالرشید شہید، غازی میاں محمد شہید، غازی عبدالقیوم شہید، غازی محمد صدیق شہید اور غازی علیم الدین شہید[۳۳] وغیرہ نے گستاخانِ رسول کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیا اور خود مسکراتے ہوئے تختۂ دار پر چڑھ گئے ؎

قسمت نگر کہ کشتۂ شمشیر عشق یافت
مرگے کہ زندگاں بدعا آرزو کنند

اب حالات سامنے ہیں، وہی زمین، وہی آسمان، وہی ہم ــــ مگر ہم ایسے بدلے کہ گستاخانِ رسول سے باز پرس تو کیا کرتے خود گستاخیاں کرنے لگے اور پاک و صاف دلوں میں وسوسے پیدا کر کے ابلیس کی صف میں کھڑے ہو گئے ــــ

سنیئے قرآن حکیم کیا کہہ رہا ہے :۔

آپ کہہ دیجئے میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا پروردگار ہے جو سب لوگوں کا بادشاہ ہے، جو سب لوگوں کا معبود ہے ــــ

ــــــ اس کے شر سے جو دلوں میں برے خطرے ڈالے اور دبک رہے
ــــــ وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں جن اور آدمی۔[۳۴]

یہ دیکھنے والا، دلوں میں وسوسے ڈالنے والا، خدا اور رسول سے دُور کرنے والا، ملت میں تفرقے ڈالنے والا، دل کو دل سے جُدا کرنے والا خدا کے نزدیک اسی طرح پناہ مانگنے کے قابل ہے جس طرح ابلیس اور شیطان کیونکہ یہ سب کام مصلحین کے نہیں، مفسدین کے ہیں ـــــ دور جدید کی تمام دماغ سوزیوں اور بحث و مباحثہ کا مقصد یہ ہے کہ گرمیٔ عشق مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) دل سے نکل جائے اور مسلمان جسد بے روح بن کر رہ جائے ـــــ ایک جدید اسلامی تحریک سے متاثر ایک نوجوان سے راقم نے دریافت کیا، سچ کہئے کیا آپ اپنے دل میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سرفروشانہ جذبہ پاتے ہیں جو آن کی آن میں آپ کو جان دینے پر آمادہ کردے؟

انھوں نے نہایت سچائی کے ساتھ نفی میں جواب دیا اور کچھ سوچ کر نادم بھی ہوئے ـــــ حقیقت یہ ہے کہ اسلام دماغ سوزی کا نام نہیں ـــــ اسلام جگر سوزی کا نام ہے، اسلام عشق مصطفےٰ کا نام ہے، اسلام جاں باختگی اور جاں سپردگی کا نام ہے۔

○

دشمنان اسلام نے اسی روح کو تاکا جس نے مسلمانوں کو تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیوانہ بنا رکھا تھا اور مغرب سے لیکر مشرق تک اور جنوب سے لے کر شمال تک متحد کر رکھا تھا ـــــ چنانچہ برطانیہ نے اٹھارویں صدی عیسوی سے قبل ہی یہ سوچنا شروع کر دیا تھا:

۱۔ ایسی تدابیر اختیار کی جائیں جو سلطنت انگلستان کی نو آبادیوں میں اس کے عمل دخل اور قبضے کو مستحکم کریں۔

۲۔ ایسے پروگرام مرتب کئے جائیں جس سے ان علاقوں میں اثر و رسوخ قائم ہو جو نو آبادیاتی نظام کا شکار نہیں ہوئے[۳۵]

انھیں مقاصد کی تکمیل کے لئے ایک جاسوس ہمفرے کو[۳۶] ۱۷۱۰ء میں انگلستان کی نوآبادیاتی وزارت نے مصر، عراق، ایران، حجاز اور عثمانی سلطنت کے دارالخلافہ استنبول کی جاسوسی پر مامور کیا ——— اس کے ذمہ یہ کام تھے :۔

(۱) مسلمانوں کی کمزوریوں کی نشاندہی کرنا۔

(۲) مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنا۔

سکریٹری وزارت نوآبادیات نے پھوٹ ڈالنے کے لئے مندرجہ ذیل ممکنہ شوشوں کی نشاندہی کی :۔

(۱) ——— نسلی اختلاف

(۲) ——— قبائلی اختلاف

(۳) ——— جغرافیائی اختلاف

(۴) ——— قومی اختلاف

(۵) ——— لسانی اختلاف

(۶) ——— مذہبی اختلاف [۳۷]

سکریٹری وزارت نوآبادیات نے ہمفرے پر یہ واضح کردیا :۔

جب تک ہم اپنے نوآبادیاتی علاقوں میں نفاق، تفرقہ، شورش اور اختلاف کی آگ کو ہوا نہیں دیں گے، پرسکون اور مرفہ الحال نہیں ہوسکتے [۳۸]

وزارت نوآبادیات کی طرف سے ہمفرے کو ایک ہدایت نامہ بھی دیا گیا جس کا عنوان تھا۔

"اسلام کو صفحۂ ہستی سے کیوں کر مٹایا جاسکتا ہے ؟"

یہاں اس ہدایت نامے کی چیدہ چیدہ شقوں کو پیش کرتا ہوں :۔

(۱) ایسے افکار کی ترویج جو قومی، قبائلی، نسلی عصبیتوں کو ہوا دیں اور لوگوں کو گزشتہ قوموں کی تاریخ، زبان اور ثقافت کی طرف شدت سے مائل کردیں، وہ ماقبل اسلام تاریخی شخصیتوں پر فریفتہ ہوجائیں اور ان کا احترام کریں [۳۹]

۲) مسلمانوں کو اسلامی احکامات اور اس کے اوامر و نواہی سے روگردانی کی ترغیب دیں کیوں کہ احکام شرع سے بے توجہی معاشرے میں بدنظمی اور افراتفری کا سبب ہوتی ہے۔

۳) علمائے دین اور عوام کے درمیان دوستی اور احترام کی فضا کو آلودہ کرنا وہ اہم فریضہ ہے جسے انگلستان کی حکومت کے ہر ملازم کو یاد رکھنا چاہیئے

۴) ائمہ دین کے مزارات پر تعمیر کی بندش۔

۵) اپنے آپ کو تمام گھرانوں میں پہنچا کر باپ بیٹے کے تعلقات کو اس حد تک بگاڑا جائے کہ بزرگوں کی نصیحت بے اثر ہو جائے۔

۶) عورتوں کی بے پردگی کے بارے میں ہمیں سعیٔ بلیغ کی ضرورت ہے تاکہ مسلمان عورتیں خود پردہ چھوڑنے کی آرزو کرنے لگیں۔

۷) ہماری دشواریوں میں ایک بڑی دشواری بزرگان دین کے مزاروں پر مسلمانوں کی حاضری ہے۔ ضروری ہے کہ مختلف دلائل سے یہ ثابت کیا جائے کہ قبروں کو اہمیت دینا اور ان کی آرائشات پر توجہ دینا بدعت اور خلاف شرع ہے .... آہستہ آہستہ ان قبروں کو مسمار کر کے لوگوں کو ان کی زیارت سے روکا جائے۔

۸) دوسرا کام ہمیں یہ کرنا ہوگا کہ ہم حقیقی سادات اور علمائے دین کے سروں سے ان کے عمامے اتروائیں تاکہ پیغمبر خدا سے وابستگی کا سلسلہ ختم ہو اور لوگ علماء کا احترام چھوڑ دیں۔

۹) آزاد خیالی اور چون و چرا والی کیفیت کو مسلمانوں کے اذہان میں راسخ کرنا چاہیئے تاکہ ہر آدمی آزادانہ طور پر سوچنے کے قابل ہو۔

۱۰) نسل کو کنٹرول کیا جائے اور مردوں کو ایک سے زیادہ بیوی اختیار کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ نئے قوانین وضع کر کے شادی کے مسئلے کو دشوار بنایا جائے۔[۴۰]

اسی قسم کی اور بہت سی ہدایات ہیں جو ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہیں۔
وزارت نو آبادیات نے اسلام کی طاقت و قوت کے سرچشموں کی نشاندہی کرتے ہوئے ان دوسرے چشموں کا بھی ذکر کیا ہے جو نہایت اہم ہیں:۔

(۱) پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) اہل بیت، علماء اور صلحاء کی زیارت گاہوں کی تعظیم اور ان مقامات کو ملاقات اور اجتماع کے مراکز قرار دینا۔
(۲) سادات کا احترام اور رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اس طرح تذکرہ کرنا گویا وہ ابھی زندہ ہیں اور درود و سلام کے مستحق ہیں [۴۱] (ص ۹۸)

ان سرچشموں کو پاٹنے کے لئے یہ ہدایت دی گئی:۔

پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے جانشینوں اور کلی طور پر اسلام کے برگزیدہ شخصیتوں کی اہانت کا سہارا لے کر اور اسی طرح شرک و بت پرستی کے آداب رسوم کو مٹانے کے بہانے مکہ، مدینہ اور دیگر شہروں میں جہاں تک ہو سکے مسلمانوں کی زیارت گاہوں اور مقبروں کی تاراجی [۴۲]

اس مقصد کے حصول کے لئے وزارت نو آبادیات نے ضرورت محسوس کی کہ مسلمانان عالم کے عقائد و افکار میں رخنے ڈالنے کے لئے نیا مسلک و مذہب ایجاد کیا جائے اور پھر اس کے بانی اس کے مذہب میں شمولیت اختیار نہ کرنے والے مسلمانوں کی تکفیر اور ان کے مال، عزت اور آبرو کی بربادی کو روا سمجھا جائے اور اس ضمن میں گرفتار کئے جانے والے مخالفین کو بردہ فروشی کی مارکیٹ میں کنیز و غلام کی حیثیت سے بیچنا [۴۳]

چنانچہ اسی پروگرام کے تحت نئے مسلک و مذہب کو متعارف کرایا گیا اور وہی کچھ کیا گیا جس کی وضاحت مندرجہ بالا الفاظ میں کی گئی ہے۔ بیسویں صدی عیسوی میں ہندوستان میں بھی ایک کوشش کی گئی [۴۴] اور اس سے قبل انیسویں صدی عیسوی میں بھی کی جا چکی تھی [۴۵]

مسٹر ہمفرے اور ان کے ساتھیوں کو عالم اسلام میں انتشار اور افتراق پیدا کرنے کے لئے اٹھارویں صدی عیسوی میں بھیجا گیا تھا اس کے بعد انیسویں صدی عیسوی میں ایک اور جاسوس کو بھیجا جو لارنس آف عربیا[46] کے لقب سے جانا پہچانا جاتا تھا ــــــ اس کو تمام عرب کا نجات دہندہ تصور کیا جاتا ہے مگر جب اس کے چہرے سے نقاب الٹا تو معلوم ہوا کہ اس کو برطانوی مستعمرین نے سلطنت عثمانیہ کے خلاف عربوں کو بغاوت پر آمادہ کرنے اور عرب سرزمین پر اسرائیلی حکومت قائم کرنے کے لئے زمین ہموار کرنے کی ذمہ داری سونپی تھی ــــــ فلپ نائٹلی اور کولن سمپسن نے اپنی کتاب ــــ LAWRENCE OF ARABIA THE SECRET.
میں خفیہ فائلوں اور دستاویزوں کی روشنی میں اس راز کو طشت از بام کیا ہے۔
یہ پہلی جنگ عظیم کا واقعہ ہے جب سامراجی طاقتیں اپنے آدمیوں کو مختلف بھیس میں بھیجا کرتی تھیں ــــــ لارنس کا اصل نام تھامس ایڈورڈ لارنس تھا، لارنس نے عربوں میں رہ کر اُن کی تہذیب و تمدن اور زبان کو ایسا اپنایا کہ وہ عربوں میں بالکل گھل مل گیا حتیٰ کہ عربوں نے اس کو اپنا رہنما بنا لیا پھر اس نے بڑی آسانی سے سامراجی عزائم پورے کئے ــــــ سنّی مسلمانوں کی عظیم مملکت سلطنت عثمانیہ جو تین براعظموں پر پھیلی ہوئی تھی ٹکڑے ٹکڑے ہونے لگی ــــــ فرانس نے الجزائر، تیونس، مراکش چھین لئے ــــــ برطانیہ نے مصر پر پنجے جمائے ــــــ آسٹریا نے ہنگری کے ساتھ مل کر بوسینیا اور ہرزی گوینیا پر قبضہ جمایا ــــــ اٹلی نے لیبیا پر اور بلقان کے صوبے بغاوت اور سازشوں کے ذریعہ الگ ہو گئے ــــــ اس طرح سامراجی جاسوسوں نے مسلمانوں کی ساکھ کو سخت نقصان پہنچایا[47] ــــــ وہ ہمدرد دین کر آئے اور انھوں نے وہ کام کیا جو ایک دشمن جاں کر سکتا ہے۔

یہ سلسلہ اب تک جاری ہے عالمی طاقتیں اپنے مذہبی اور سیاسی عزائم پورے